اسالیب تحقیق

(Methods of Research)

تحقیق کے معنی و اہمیت

تحقیق یا ریسرچ کے معنی ہیں حقائق کی دوبارہ تلاش۔ یعنی احتیاط سے حقائق کی جستجو اور تفتیش کرنا۔ تفتیش سے مراد سائنسی اور منظم طریقے سے معلومات کے انبار سے حقائق کی تلاش ہے۔ زیادہ وضاحت کے لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تحقیق پہلے سے معلوم شدہ حقائق کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ تحقیق کی بنیاد ہمیشہ سائنسی، تجرباتی اور براہ راست مشاہدے پر ہوتی ہے۔

کوئی بھی سائنس یا علم اس وقت تک منظم اور قابل اعتبار نہیں کہلاتا جب تک یہ تحقیق پر مبنی نہ ہو۔ تحقیق کا بڑا مقصد علت اور معلول کے درمیان تعلق معلوم کرنا ہے کہ کونسا واقعہ یا متغیرہ سبب یا علت ہوگا اور دوسرا اس کا نتیجہ یا معلول۔ دوسرے لفظوں میں سائنسی دریافت کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ مختلف متغیرات کے درمیان علت و معلول کا تعلق کیا ہے۔

اس طرح تمام علوم اپنی تحقیق اور دریافت کے لیے کچھ طریقوں کا استعمال کرتے ہیں ہر سائنسدان کو اپنے مضمون سے متعلق معروضی حقائق کو معلوم کرنے کے لیے کسی قسم کے اسلوب یا طریقہ کار پر عمل کرنا پڑتا ہے ان اسالیب اور طریقوں میں ضرورت اور صورت حال کے مطابق فرق ہوسکتا ہے۔

اسالیب تحقیق

دیگر تمام علوم کی طرح اپنی خوبیوں اور خامیوں کے باوجود نفسیات میں بھی تحقیق کے منظم اور معروضی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں اور ہر طریقے سے خاص تحقیق میں انسانی کردار کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

ہمارے مضمون میں علم نفسیات کو نامیاتی کردار کے مطالعہ میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو زیادہ تر تجریدی / غیر مرئی اور پیچیدہ نوعیت کا ہے۔ نفسیات کی وسعت و اہمیت اور محدودیت کے مطابق مندرجہ ذیل طریقے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

i- مشاہداتی طریقہ　　ii- تجرباتی طریقہ

iii- سروے کا طریقہ　　iv- کیس ہسٹری یا مطالعہ احوال کا طریقہ

مندرجہ بالا کے علاوہ مشاہدہ باطنی، فیلڈ سٹڈی یا ساحتی طریقہ سوانح عمری کا طریقہ اور نموئی طریقہ وغیرہ نفسیات کے قدرتی مشاہدے کے طریقے ہیں جن کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی اس سے پیشتر کہ ہم ان تمام طریقوں کی تفصیل میں جائیں ہمیں تحقیق کی اقسام کو سمجھنا ہوگا۔

تحقیق کی اقسام (Types of Research)

پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ تحقیق کی مروجہ زبان میں دو قسمیں ہیں۔

i- خالص تحقیق   ii- اطلاقی تحقیق

i- خالص تحقیق (Pure Research)

خالص تحقیق کا مقصد حقائق کو جاننا ہے۔ چونکہ نفسیات فرد کے کردار کا سائنسی مطالعہ کرتی ہے اس لیے خالص تحقیق میں کسی مسئلہ کی مناسبت سے فرد کے مختلف کرداری پہلوؤں یا شخصی اوصاف کی جانچ کی جاتی ہے۔

ii- اطلاقی تحقیق (Applied Research)

اطلاقی تحقیق کسی مسئلہ کے حل کے لیے مختلف عوامل کا اثر دیکھنے کے لیے منضبط شرائط کے تحت مشاہدہ کرتی ہے۔ شماریاتی لحاظ سے حقائق کا تجزیہ کر کے اطلاقی تحقیق کا مقصد حاصل کرنے کے لیے ان حقائق کی ترقی اور ترمیم میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔

دیگر تمام علوم کی طرح اپنی خوبیوں اور خامیوں کے باوجود نفسیات میں بھی تحقیق کے منظم اور معروضی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان میں ہر طریقے سے (خالص تحقیق میں) انسانی کردار کو سمجھنے اور (اطلاقی تحقیق) کردار میں مطلوبہ ترمیم و تبدیلی لانے میں مدد ملتی ہے۔

1- مشاہداتی طریقہ (Observational Method)

مشاہدہ سے مراد ہے جانداروں کے کردار کا بغور جائزہ لینا اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات قلمبند کرنا۔ محققین اکثر اپنے مشاہدات کا ریکارڈ رکھتے ہیں یہ طریقہ مشاہدے کا طریقہ کہلاتا ہے۔ نفسیاتی محققین اکثر ٹیپ ریکارڈر کے ذریعے والدین اور بچوں کے باہمی تعامل، قبل سکول بچوں کی جارحیت کے واقعات کی تعداد، کسی واقعہ کے جواب میں برقی سیڑھی (Elevator) میں بیٹھے مسافروں کے بیان کی ریکارڈنگ کر کے حقیقی زندگی میں انسانی کردار کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔

کسی وقوعہ میں کردار کا مطالعہ اور مشاہدہ کرنے کے لیے اکثر حالات کے انتظار میں کافی وقت اور محنت لگتی ہے کسی خود مختار محقق کے لیے اپنے مشاہدات کی پڑتال کرنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ حالات و واقعات دوبارہ ویسے ہی انداز میں رونما ہوں مشاہدے کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مشاہدہ کرنے والا حالات و واقعات کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا اور اس طرح وہ آسانی سے علت اور معلول کے درمیان تعلق کی وضاحت نہیں کر سکتا مثلاً اگر ہم یہ مشاہدہ کریں کہ جو بچے ٹی وی میں تشدد پر مبنی پروگرام دیکھتے ہیں وہ اپنے عمل میں تشدد کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچے ٹی وی پر پُر تشدد واقعات دیکھنے کی وجہ سے زیادہ پُر تشدد ہو گئے ہیں ہو سکتا ہے کہ پُر تشدد بچے ہی تشدد آمیز شو دیکھتے ہوں مشاہدہ سے ہمیں ایک مفروضہ ملتا ہے جس کی جانچ ہم تجرباتی طریقے سے کر سکتے ہیں۔ مفروضہ ایک ایسا سوالیہ بیان ہے جس کی تائید یا تردید کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

تحقیق ایک تجرباتی اور منظم تفتیش اور دریافت ہے یہ تجرباتی تحقیق سائنسی مشاہدے پر مبنی ہوتی ہے اس سائنسی مشاہدے کی دو اقسام

ہیں۔ (i) قدرتی مشاہدہ (ii) منضبط مشاہدہ جنکی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

i- قدرتی مشاہدہ (Natural Observation)

قدرتی مشاہدہ مشاہدے کا وہ طریقہ ہے جس میں مشاہدہ کرنے والا قدرتی حالات و واقعات کے حقائق بالکل اسی طرح ریکارڈ کرتا ہے جیسے وہ سرزد ہوتے ہیں۔ دراصل تحقیق کی یہ قسم وہاں استعمال ہوتی ہے جہاں تحقیق کا موضوع مشاہدہ کرنے والے کے اختیار سے باہر ہو یعنی وہ حالات پر قابو نہ رکھتا ہو۔ جہاں حالات قدرت کے زیر اثر بدل رہے ہوں وہاں آپ انہیں صرف بدلتا دیکھ سکتے ہیں اس صورت حال میں تجزیہ کرنے والا سائنسدان محض مشاہدہ کر کے حقائق کو ریکارڈ کرتا ہے سائنسدان مشاہدے کے دوران اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا وہ صرف واقعات رونما ہوتے دیکھتا ہے۔ اور ان کو ریکارڈ کرتا جاتا ہے۔ اس کی مثال علم فلکیات اور علم بحر وغیرہ ہیں جہاں خود سے تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں بہت اہم ہیں اور دلچسپ ہوتی ہیں لیکن مشاہدہ کرنے والا ان تبدیلیوں میں سوائے مشاہدہ کرنے اور ریکارڈ کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔

جس طرح ماہر بحریات (سمندری علم کا ماہر) سمندری لہروں اور مدوجذر کا مشاہدہ کرتا ہے، ماہر نباتات پودوں کی نشونما کا مشاہدہ کرتا ہے، ماہر حیاتیات جانوروں کے کھانے کی عادات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور ایک ماہر نفسیات سکول، کالج، عوامی مقامات اور گھر وغیرہ میں انسانی کردار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ قدرتی حالات میں ہونے والی صورت حال کے مشاہدے کو بالکل اسی طرح ریکارڈ کر لیا جاتا ہے۔ نفسیاتی تحقیق میں زندہ نامیات کے کردار کو قدرتی انداز میں سرزد ہوتے دیکھا جاتا ہے۔

تدریجی طریقے میں نشوونما کے تمام مدارج مثلاً استقرار حمل سے لے کر ماضی کے تمام مدارج کا مرحلہ وار مشاہدہ موجودہ زمانہ تک کیا جاتا ہے۔ میدانی ساحتی طریقہ میں قدرت اور اس کے حالات کا براہ راست مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ مشاہدہ کرنے والا اپنے ذہن میں سوال لیے قدرتی حالات اور واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے اور حقائق کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ قدرتی مشاہدہ میں دو طریقے استعمال ہوتے ہیں۔

الف۔ معروضی مشاہداتی طریقہ

ب۔ باطنی مشاہداتی طریقہ

الف۔ معروضی مشاہداتی طریقہ (Objective Observational Method)

معروضی مشاہداتی طریقہ میں ماحول میں پائے جانے والے قدرتی حالات کے زیر اثر واقعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے جبکہ باطنی مشاہداتی طریقہ میں صرف اپنی ذات کا۔ معروضی مشاہداتی طریقے میں صرف ان اشیا کا مشاہدہ کیا جاتا ہے جو سامنے (معروض) موجود ہوں اور جیسی دکھائی دیتی ہوں اسی طرح غیر جانبداری سے مشاہدہ کر لیا جاتا ہے اور مشاہدہ کرنے والا اس میں اپنے احساسات کو شامل نہیں کرتا۔ یہ مشاہدہ اصل میں سائنسی مشاہدے کی ہی ایک صورت ہے۔

ب۔ باطنی مشاہداتی طریقہ (Introspective Observational Method)

قدرتی مشاہدے کا ایک قدیم اور رواجی طریقہ باطنی مشاہدہ کہلاتا ہے۔ باطنی مشاہدے میں فرد اپنی ذات یا اپنے ذہنی اعمال کا خود مطالعہ کرتا ہے۔ کسی خاص صورت حال میں اپنے داخلی اور باطنی تجربات اور محسوسات کی رپورٹ دیتا ہے۔ نفسیات کے ابتدائی ایام میں یہ

طریقہ مطالعے کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ یہ طریقہ شعور کو مطالعہ کا اہم موضوع قرار دیتا ہے۔ ولہلم ونٹ (Willhelm Wundt 1832-1920) کا ساختیت کا مکتب (Structuralism) شعوری کیفیات کے تجزیہ کے لیے مشاہدہ باطن کے طریقہ پر زور دیتا ہے۔ ٹچنر (Titchner 1867-1927) نے امریکہ میں مشاہدۂ باطن پر زور دیا ہے لیکن 1910ء کے بعد کسی نے خود کو مشاہدۂ باطن کرنے والا (Introspectionist) کہلانا پسند نہ کیا۔ کیونکہ کرداری مکتب کے حامی (Behaviourists) نفسیات کو سائنس بنانے کے لیے محرک اور روعمل کی معروضی حقیقت پر زور دے رہے تھے۔ وہ یہ بھول گئے کہ نفسیات کا موضوع مطالعہ طبیعیات و کیمیا کے برعکس زندہ نامیات ہے (انسان اور حیوان) جس کا کردار ذہنی اعمال کے تابع ہونے کی وجہ سے انفرادی اختلافات کا حامل ہے۔ کسی بھی فرد کے باطنی احساسات اور خیالات کا اس وقت تک مشاہدہ نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ وہ خود اپنے بارے میں ایمانداری سے بیان نہ کر دے یہی وجہ ہے کہ موجودہ زمانے میں کردار کے معروضی مشاہدے کے ساتھ ساتھ باطنی مشاہدہ پر دوبارہ زور دیا جانے لگا۔

ii- منضبط مشاہدہ (Controlled Observation)

زیادہ تر تحقیق تجربہ گاہ کی منضبط شرائط کے تحت کی جاتی ہے تحقیق دو متغیرات کے درمیان علت و معلول کا تعلق دیکھنے کے لئے ہی کی جاتی ہے ہم کسی ایک متغیر کو بطور سبب یا علت کے لے کر اس کا اثر اور نتیجہ دیکھ سکتے ہیں مثال کے طور پر اگر ہم ملٹی میڈیا کا استعمال کریں تو امتحانات میں طلبا کے نتائج پر کیا اثر پڑے گا؟ اگر ہم دوسری جماعت کے بچے کے سامنے ایک بار ایک خاص رفتار سے سکرین پر الفاظ پیش کریں اور دوسری مرتبہ دوسری فرق رفتار سے الفاظ پیش کریں تو ہر دو مختلف رفتار پر بچہ کتنے کتنے الفاظ سمجھ سکے گا الفاظ پیش کرنے کی رفتار اور بچے کے الفاظ دہرانے کی تعداد کا تعلق علت و معلول کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح ملٹی میڈیا کا استعمال اور بچے کا امتحان میں نتیجہ بھی علت و معلول کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے مقصدی تحقیق کے لئے تجربہ گاہ میں بے شمار شرائط کا استعمال کیا جا سکتا ہے تجرباتی طریقہ مطالعہ احوال کا طریقہ اور سروے جیسے طریقے میں منضبط مشاہدے کا استعمال کیا جاتا ہے۔

2- تجرباتی طریقہ (Experimental Method)

یہ تحقیق کا سب سے زیادہ قابل اعتبار، ترقی یافتہ اور سائنسی طریقہ ہے تجرباتی طریقہ سے مشاہدہ کیے گئے حقائق کے بارے میں مفروضہ کی جانچ پرکھ اور پیش گوئی کی جاتی ہے ماہر نفسیات ایک تجرباتی ڈیزائن بناتا ہے جس میں وہ تجربہ کے مسائل کی تعریف کرتا ہے، ان شرائط کو بیان کرتا ہے جن کے مطابق مشاہدات کیے جاتے ہیں ان تجرباتی آلات و سامان کا ذکر کرتا ہے جو تجربہ میں استعمال ہوں گے اس طریق کار کو واضح کرتا ہے جو نتائج کی تشریح میں استعمال ہوگا تاکہ تجربہ میں مفروضہ کو صحیح طور پر جانچ کر مفروضہ کی تائید یا تردید ثابت ہو سکے۔

متغیرات (Veriables) تجرباتی طریقہ کا مقصد مفروضہ جانچنا ہے وہ عوامل جو مفروضہ کی جانچ کے لیے مشاہدہ کیے جاتے ہیں متغیرات کہلاتے ہیں یہ متغیرات تجربہ میں تبدیلی لانے والے اور تبدیل ہونے والے عناصر ہوتے ہیں متغیرات دو قسم کے ہوتے ہیں

i- غیر تابع/آزاد متغیرات ii- تابع متغیرات

i- غیر تابع یا آزاد متغیرات (Independent Variables)

غیر تابع متغیرات وہ عناصر ہیں جن کے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ii- تابع متغیرات (Dependent Variables)

وہ متغیرات ہیں جو آزاد متغیرات میں تبدیلی کے تحت نتیجتاً بدل سکتے ہوں یا نہ بدل سکتے ہوں دوسرے لفظوں میں غیر تابع متغیرات اسباب یا محرکات ہیں۔ اور تجربہ میں یہ متغیرات علت و معلول یا اسباب و نتائج کے تعلق کو معلوم کرنے میں مددگار ہوتے ہیں مثلاً وٹامن سی کا اثر دیکھنے کے لیے اگر کسی مریض کی خوراک میں بتدریج تمام چیزیں گزشتہ روٹین کی دی جا رہی ہوں تو اس کی صحت میں فرق وٹامن سی کا اثر ہوگا جو تابع متغیرہ کہلائیگا اور وٹامن سی غیر تابع متغیرہ کہلائیگا اس طرح مفروضہ کا ٹیسٹ کیا ہوگا وہ تابع متغیرہ ہے اگر نتیجہ میں مشاہدہ کی جانے والی تبدیلی پیش گوئی کے مطابق ہو تو کہا جائے گا کہ مفروضہ کی تائید ہوگئی اس کے برعکس اگر نتیجہ میں مشاہدہ کی جانے والی تبدیلی پیش گوئی کے مطابق نہ ہو تو کہا جائیگا کہ مفروضہ کی تردید ہوگئی۔

تجربہ کنندہ کو غیر تابع متغیرہ میں تبدیلی باضابطہ طریقے سے لانی چاہیے تاکہ غیر تابع متغیرہ کے اثر کا صحیح طور پر مشاہدہ کیا جا سکے اس مقصد کے لئے وہ اپنے زیر تجربہ معمولوں کو دو گروہوں میں بانٹ دے گا۔ جس میں ایک گروہ تجرباتی گروپ (Experimenntal Group) کہلائے گا اور دوسرا کنٹرول گروپ کہلائے گا دونوں گروہوں کا انتخاب یکسانیت کے معیار پر کیا جائیگا وہ تمام متعلقہ متغیرات مثلاً عمر، تعلیم، جنس، ذہانت، اقتصادی سماجی ہر صورت میں ایک جیسے ہوں گے ماسوائے ایک کے جس کے اثر کا مطالعہ کرنا ہے وہ غیر تابع متغیرہ صرف تجرباتی گروہ پر لاگو ہوگا اس طرح دونوں گروہوں کے نتائج میں جو تبدیلی مشاہدہ میں آئے گی وہ اضافی غیر تابع متغیرہ کی وجہ سے ہوگی۔ دوسرے تمام متعلقہ متغیرات جو تجربہ میں نتائج پر اثر انداز ہو سکتے ہیں خواہ وہ عمر ہو یا تجربہ کا درجہ حرارت یا پنکھا اور ان سب کو یکسانیت کے لحاظ سے کنٹرول کرنا تجربہ کنندہ کی اولین ذمہ داری ہے۔

3- سروے کا طریقہ (Survey Method)

i- براہ راست طریقہ ii- بالواسطہ طریقہ

i- براہ راست طریقہ (Direct Method)

براہ راست سروے کا ان حالات میں استعمال کرنا بہترین ہوتا ہے جب سروے میں رائے عامہ، رویوں کی پیمائش، مارکیٹنگ کے مسائل، اور عوام الناس کے دوسرے سماجی، سیاسی مسائل سے آگہی کے لئے عوام سے رابطہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اکثر فیلڈ میں جا کر عوام یا کسی گروہ کے تمام افراد کے بارے میں حقائق اکٹھا کرنے میں بہت زیادہ وقت صرف کرنا مشکل ہوتا ہو تو سروے کے ذریعے بہت سی مفید معلومات کم وقت میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ سروے کرتے وقت محقق ایک تحریری سوالنامہ (Questionaire) یا زبانی انٹرویو کے ذریعے منتخب گروہ سے معلومات حاصل کرتا ہے جس قسم کی کائنات یا بڑے گروہ سے وہ سیمپل یا نمونہ چنتا ہے اس سیمپل کے چناؤ میں اسے خاص احتیاط کرنی پڑتی ہے کہ سیمپل صحیح معنوں میں اپنے گروہ کی نمائندگی کرے۔ کائنات سے منتخب کردہ سیمپل اس طرح سے انتخاب کرنا چاہیے کہ گروہ کے ہر فرد کے منتخب کئے جانے کے برابر مواقع ہوں اگر سیمپل گروہ کی صحیح نمائندگی نہ کر رہا ہو تو سروے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

عوام کی سیاسی رہنماؤں کے بارے میں پسند اور ناپسند خصوصاً عام انتخابی مہم کے دوران، ایسے ہی دیگر موضوعات مثلاً کامرس اور انڈسٹری میں مارکیٹ سروے کا طریقہ بہت زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے اس قسم کی رائے عامہ کی پیمائش صارفین کی ترجیحات، کارکنان و

انتظامیہ کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے کی جاتی ہے۔ نئی مصنوعات کو عوام میں متعارف کراتے وقت ان مصنوعات کی مارکیٹ میں ضرورت واہمیت معلوم کرنے کے لیے انتظامیہ سروے کراتی ہے کمپنیاں اکثر اپنی مصنوعات کا مقابلہ اپنے مد مقابل کی مصنوعات سے کرا کے عوام میں اپنی مصنوعات کی مانگ اور اچھی شہرت کو معلوم کرتی ہیں اپنی فروخت یا فروش کاری میں بہتری کے لیے مستقبل کے لئے بہتر پروگرام مرتب کرتی ہیں اس طرح سروے کا طریقہ کم وقت میں آئندہ کے لئے پالیسیاں بنانے میں انتظامیہ کی بہت مدد کرتا ہے۔

ii- سروے کا بالواسطہ طریقہ یا میدانی ساحتی طریقہ (Field study method)

آج کے دور میں بھی سائنس کا ہر دسلمن یا قانون اس پرانے تحقیق طریقہ پر انحصار کرتا ہے۔ ہم تحقیق کس طرح کرتے ہیں؟ یہ قدرتی مشاہدے کی ہی ایک شکل ہے یہ اکثر ان حالات میں استعمال کیا جاتا ہے جب تجربہ کرنا ممکن ہو فیلڈ سٹڈی کو براہ راست قدرتی مشاہدہ کا طریقہ کہا جا سکتا ہے اس طریقہ میں محقق کو ایک یا دو خاص سوالات لیکر فیلڈ میں جانا پڑتا ہے اور اپنے مشاہدات کو ریکارڈ کرنا ہوتا ہے۔ اس کا کام شرائط کو مستقل قابو میں رکھنا ضروری نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی صورت انہیں کنٹرول کرنا ہوتا ہے اسے نہ ہی ان تمام شرائط کو دیکھنا ہوتا ہے جس پر معمول کام کر رہے ہوں یہ زیادہ مفید ہوگا معمول اس بات سے بے خبر رہیں کہ ان کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے ایسی ہی تحقیقات اکثر کامیاب ہو جاتی ہیں بعض دوسرے حالات میں محقق کو دوسرے لوگوں کو اپنے مشاہدہ کی غرض و غایت بتائے بغیر مشاہدہ کرنا ہوتا ہے وہ بسا اوقات اپنے معمولوں کی طرز زندگی میں شریک ہو کر مشاہدہ کرنے کو اپنے لئے زیادہ مددگار رکھتا ہے۔

4- مطالعہ احوال کا طریقہ (Case History method)

کیس ہسٹری میتھڈ کو کلینکل طریقہ بھی کہتے ہیں یہ طریقہ اصل میں روزنامچہ یا (Day book method) کا اضافی وضاحتی طریقہ ہے جو بچے کی نشو و نما کے مطالعہ میں استعمال کیا جاتا ہے بچے کے مطابقتی مسائل کی وجوہات معلوم کرنے کے لیے ہم اکثر اس کی گذشتہ اور موجودہ زندگی کے حالات کے بارے میں موجود معلومات کی بنیاد پر جائزہ لیتے ہیں مطالعہ احوال کے طریقہ میں تین پیشہ ور ماہرین کا اشتراک شامل ہوتا ہے۔

- i- ماہر طب جسمانی بیماریوں کی تشخیص کرتا ہے۔
- ii- سوشل ورکر گھریلو اور سماجی حالات کا مطالعہ کرتا ہے۔
- iii- کلینکی اور نفسی پیمائش کا ماہر

مرض کی تشخیص کے لیے کیس سٹڈی اور سائیکولوجیکل میٹنگ کا طریقہ استعمال کرتا ہے اور شخصیت کو مختلف آزمائشوں کے ذریعے جانچنے کی کوشش کرتا ہے۔ تینوں ماہرین مل کر ایک میٹنگ میں فرد کے بارے میں حاصل شدہ معلومات کا کلی جائزہ لیتے ہیں۔ اور ضرورت کے مطابق بعض صورتوں میں کسی نہ کسی قسم کا علاج معالجہ بھی تجویز کرتے ہیں بعض صورتوں میں فرد کی خاص قسم کی تربیت یا گھر اور طرز زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ایک معیاری نفسیاتی کلینک میں یہ دیکھنے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے کہ آیا ان کے مشوروں اور تجاویز پر عمل کیا گیا ہے اور فرد کے حالات میں کسی قسم کی بہتری یا ترقی دیکھنے میں آرہی ہے یا نہیں۔

اس طرح مطالعہ احوال کے طریقہ یا کلینکی طریقہ کے مقاصد دو ہیں:

1- کسی فرد کے تحصیلی اور جذباتی مطابقتی مسائل کے بارے میں معلومات اکٹھی کرتا ہے اور متذکرہ شخص کے مسائل سے متعلق مشاہدے کے مختلف ذرائع استعمال کرنا اور حقائق کی ترجمانی کرنا بھی ہے۔

2- فرد کے شخصی اور سماجی بہبود کے وسیع تر مفاد میں فرد کے کردار میں ترمیم و اصلاح کرتا ہے۔

تشخیصی مقاصد کی برآوری کے لئے مریضوں کے ماضی کے بارے میں معلومات انٹرویو اور متعلقہ ٹیسٹوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں اور پھر علاج کے لئے کسی نہ کسی قسم کے نفسی طریق علاج کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ جب کسی مریض کو سائیکاٹرسٹ یا ماہر طب دماغ کی ضرورت ہو تو کلینیکل ماہرین نفسیات فرد (Client) کو سائیکاٹرسٹ کے پاس بھیج دیتے ہیں اور اس طرح سائیکاٹرسٹ ان افراد (Clients) کے لئے بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں سکول میں بچے کی کمزور کارکردگی، ازدواجی غیر مطابقت اور کرداری غلط مطابقت کے علاوہ عصابی کردار (Neurotic) یا خفیف ذہنی امراض اور اختلال ذہنی (Psychotic) کے شدید ذہنی امراض کی تشخیص و علاج کے سلسلہ میں یہ کلینیکی طریقہ یا مطالعہ احوال کا طریقہ بہت اہم ہے۔

i- سوانح عمری کا طریقہ (Biographical method)

یہ طریقہ اہم اور مشہور لوگوں کی زندگی کے ریکارڈ کا تجزیہ کرنے میں بہت اہم ہے یہ طریقہ نفسیاتی لحاظ سے ان حالات و واقعات کو سمجھنے اور بیان کرنے کی کوشش ہے جو دوسروں کی تحریر کردہ سوانح عمری سے یا کسی کی خود نوشت سوانح سے معلوم ہوئے ہوں ماہرین نفسیات ان حالات و واقعات کو کسی شخصیت کی نشوونما میں کارساز عوامل کے طور پر تکرار یا اوسط طریقے سے عوام الناس کے لئے شخصیت کے نموئی عوامل پیش کر کے رہنمائی کرتے ہیں مشہور ماہر نفسیات ایڈورڈ ایل تھارن ڈائیک (Edward.L. Thorndike) نے ادبی سوانح عمریوں کے مطالعہ سے ایک نفسیاتی تحقیق کی اور سوانح عمریوں میں دی گئی معلومات کی بنیاد پر اکانوے مشہور شخصیتوں کا تجزیہ کیا اور 1950 میں ہر شخصیت کے اڑتالیس مختلف خصائص کی درجہ بندی کی مثلاً ذہانت، حساسیت، سماجیت پسندی، استعداد قبولیت، تحسین حسن اور ورزش وغیرہ ان لوگوں کی درجہ بندی کرتے وقت اس نے ان لوگوں کی تقریروں، تحریروں اور اعمال و کردار سے بھی مدد لی سوانح عمری سے حاصل کردہ معلومات تاریخی اہمیت کے حامل کامیاب لوگوں کے تحصیلی اوصاف کے بارے میں بصیرت افروز رہنمائی کرتی ہیں اگرچہ اس طریقے میں سائنسی لحاظ سے یہ غیر منظم یا خامی ہو سکتی ہے تاہم اس طریقہ کا استعمال اگر غیر جانبداری اور ذاتی پسند و ناپسند سے بالاتر ہو کر کیا جائے تو یہ طریقہ عملاً بڑا مفید ثابت ہوگا۔

ii- نموئی طریقہ یا تدریجی طریقہ (Developmental method)

اس طریقہ کو جینیٹک طریقہ یا وراثتی طریقہ (Genetic method) بھی کہتے ہیں اس طریقہ میں ایک فرد کی مکمل نشوونما موجودہ حالت سے لیکر ابتدائی ماضی کے زمانہ تک معلوم کی جاتی ہے۔ اس طریقے کے ذریعے ماہر نفسیات زیر مطالعہ کسی فرد کی تدریجی نشوونما کا مکمل ریکارڈ رکھتا ہے اس طریقے سے ماہر نفسیات کسی کردار کے سادہ آغاز کو جاننے میں کامیاب ہو جاتا ہے جو پیچیدہ اور مرکب نموئی مدارج سے گزر کر موجودہ کردار میں تشکیل ہوا اس طریقے کی مدد سے ترقی یافتہ بالغ انسان کے کردار کو بچوں اور حیوانوں کے سادہ کردار کی صورت میں دیکھا جا سکتا ہے جو کسی بھی خاص کردار یا مسلسل کردار کی ابتدائی صورت ہے اور ابتدائی یا پرامری محرکات کے ذریعے آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے

اس مقصد کے حصول کی خاطر تحقیق کار اکثر جنگلوں میں جا کر قدیم لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔

فرد کے کردار میں نموئی تبدیلیوں کے مطالعے کے لیے تحقیق عموماً دو طریقوں سے کی جاتی ہے۔

الف۔ طولی طریقہ (Longitudinal Method)

اس طریقے سے مشاہدہ کرنے والا زیر مشاہدہ فرد یا کسی بچے کو لمبے عرصہ تک اس کی عمر میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس کے کردار میں تبدیلیوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اس طرح وقت کے ساتھ ساتھ بچے میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو ریکارڈ کرتا رہتا ہے۔

چارلس ڈارون (Charles Darwin 1809-1882) ایک مشہور ماہر حیاتیات نے بچوں کی نشوونما کی طرف توجہ دلائی اس نے تحقیق کے ایک قابل اعتبار طریقے کے طور پر اپنے بچے کا لمبے عرصہ تک یہ دیکھنے کے لیے مطالعہ کیا کہ بچے میں ہیجانات کس طرح تشکیل پاتے ہیں ڈارون کے نظریے سے بچوں کی نشوونما کے مطالعہ میں ایک زبردست تبدیلی آئی اب یہ طریقہ دو طرح سے استعمال کیا جاتا ہے زیر مطالعہ فرد کے کسی کردار کو سمجھنے کے لئے ایک طرف تو اس کے ماضی میں کردار کی ابتدا کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے دوسری طرف بچے کی نشوونما کا مطالعہ بچے کا ہر روز کا نموئی ریکارڈ (Developmental Record) رکھتا ہے یہ ریکارڈ تمام عملی مقاصد کے لئے جو عمر کے تمام مدارج میں جسمانی پختگی اور آموزش کے بارے میں بھی معلومات مہیا کرتا ہے جو بچے کردار میں وجہ بوجہ ہونے والی تمام تبدیلیوں کی با آسانی نشاندہی کر سکتے ہیں ڈے بک منہج (Day Book Method) یا روزنامچہ بھی بچے کی نشوونما کے مطالعہ میں استعمال کیا جاتا ہے جو بچے کے کردار اور نشوونما میں تبدیلیوں کا مکمل ریکارڈ ہوتا ہے۔

ب۔ بین الثقافتی یا عرضی طریقہ (Corss-Cultural or Latitudinal Method)

نموئی کردار کے مطالعہ میں ثقافتی لحاظ سے مختلف ماحول میں پلنے والے بچوں کی کرداری تبدیلیاں دیکھنے کے لیے مختلف عمر کے بچوں کے کردار کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور ہر عمر کے بچوں میں پائی جانے والی خاص علامات کا مختلف ملکی تہذیبی اور تمدنی اعتبار سے موازنہ کر کے دیکھا جاتا ہے۔ اس طریقے سے کم وقت میں (Cross-Cultural) مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ مختلف ملکوں کے اوسطوں کو ایک معیار (Norm) کے طور پر فیصد میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

ہم تحقیق کیسے کرتے ہیں

ہم تحقیق کیسے کرتے ہیں کا مطلب ہے کہ ہم کردار کا مطالعہ کیسے کرتے ہیں۔ یہاں ہم مختصر یہ بحث کریں گے کہ ہم عملاً تحقیق کس طرح کرتے ہیں جب ہم اپنے مطالعہ کے لیے کسی موضوع کا انتخاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایک پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جب کوئی محقق کسی پراجیکٹ پر کام کرتا ہے تو وہ متعینہ کردار کو واضح کرنے کے لیے ایک نظریہ تشکیل دیتا ہے ایک مفروضہ (Hypothesis) بناتا ہے اپنی تحقیق کے نتائج کی پیش گوئی کرتا ہے کہ زیر نظر تحقیق میں اس سوال یا بیان کی تائید یا تردید معلوم کی جا سکتی درحقیقت ایک محقق اپنی تحقیق کے ذریعے مفروضوں کو جانچتا ہے تحقیق یا ریسرچ کا کام باضابطہ معروضی طریقے سے Data یا حقائق کو اکٹھا کرنا ہے 'ڈیٹا' Datum کی جمع ہے جس کا مطلب ہے کہ اکٹھی کی گئی معلومات یا حقائق مثلاً ٹیسٹوں میں دیئے گئے نمبر یا سکور افراد کی عمریں بچوں کے متیاس ذہانت یا I.Q (Intelligence quotient) وغیرہ وغیرہ حقائق جمع کرنے کے بعد ہم مختلف شماریاتی طریقوں کے ذریعے تجزیہ کر کے انہیں با معنی

بناتے ہیں درحقیقت شماریاتی طریقے معلومات کو بامعنی اور قابل فہم بناتے ہیں ایک محقق کی حیثیت سے ہم اکثر تحقیق کے نتیجہ میں مفروضات رد ہونے پر اپنے ابتدائی نظریات میں خاصی حد تک ترمیم کر لیتے ہیں اس طرح تحقیق کے عمل میں نظریہ سازی ایک اہم عنصر ہے کیونکہ تحقیقی مطالعوں میں نظریات ہی معلومات کو منظم صورت بخشتے ہیں ہم ان نظریات کو اپنے عمومی علم میں بھی شامل کر لیتے ہیں۔ ان طریقوں کے استعمال سے ہم تشکیک (Skepticism) بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ایک محتاط محقق اور سائنسدان اپنی اور دوسروں کی تحقیق کے تجزیہ میں تشکیک (Skepticism) سے کام لیتا ہے مثلاً کسی اخبار سے کوئی تازہ گرما گرم دریافت کے بارے میں پڑھ کر ہم اپنے آپ سے کچھ سوال کرتے ہیں مثلاً کیا یہ تجربہ معیاری اور محتاط شرائط کے تحت کیا گیا تھا؟ کیا اس تحقیق میں معمولوں کی تعداد اتنی تھی کہ وہ عام نتائج اخذ کرنے کے معیار پر پوری ہو؟ کیا ہم ان معلومات کو واضح کہیں گے یا مبہم؟ کیا محققین کے اخذ کردہ نتائج کے علاوہ بھی ان کی کچھ اور ممکنہ وضاحتیں پیش کی جا سکتی ہیں کسی بھی تحقیقی پراجیکٹ میں بڑا عنصر زیر تحقیق لوگ انسان یا جانور ہوتے ہیں۔

اب ہم اپنے نتائج کو شائع کر کے دوسرے محقق سائنسدانوں کے سامنے دوبارہ جانچنے (Retesting) اور تصدیق (Verification) کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ جب کوئی مفروضہ ثابت ہو جائے یا رد ہو جائے تو اسے پھر دوبارہ جانچنے اور تصدیق کرنے کے لیے دوسرے سائنسدانوں کے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے اور پھر بھی نتائج وہی نکلیں تو یہ مفروضہ اور نظریہ بار بار ثابت ہونے کی بنا پر قانون بن جائیگا۔

تحقیق کا یہ سفر ایک اندازے پرمبنی نظریہ اور مفروضہ سے شروع ہو کر یہ مسلمہ نظریے اور قانون پر ختم ہوتا ہے یہ اب مستقل طور پر ایک موضوع عنوان یا ذیلی عنوان کی صورت ہمارے علم میں شامل ہو جائیگا تحقیقی عمل میں موضوع مطالعہ کی مناسبت سے اور بھی مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

خلاصہ

نفسیات بھی دیگر علوم کی طرح اپنی تحقیق و تفتیش میں مطالعہ کے بہت سے اسالیب (طریقے) استعمال کرتی ہے نفسیات میں قدرتی مشاہدے اور منضبط مشاہدے کے تحت تحقیق کے بہت سے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً مشاہداتی طریقہ، تجرباتی طریقہ، مطالعہ احوال کا طریقہ، مشاہدۂ باطن کا طریقہ، سروے کا طریقہ، سوانح عمری کا طریقہ، نموئی طریقہ اور مساحتی طریقہ وغیرہ سے ایک فرد کسی خاص صورت حال کے حوالے سے اپنے اندرونی تجربات واحساسات کے بارے میں رپورٹ دیتا ہے گویا مشاہدۂ باطن اپنے ذہنی اعمال کو خود مشاہدہ کرنے کا نام ہے نموئی طریقہ ایک فرد کی مکمل نشوونما کے بارے میں اس کی موجودہ حالت سے ماضی بعید تک کی معلومات مہیا کرتا ہے چارلس ڈارون نے لوگوں کی توجہ بچے کی نشوونما کی طرف مبذول کرائی۔

تجرباتی طریقہ تحقیق کے اسالیب میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ، سائنسی اور قابل اعتبار طریقہ ہے اس میں تجرباتی ڈیزائن کے مطابق متغیرات، مفروضہ اور جانچنے کے عمل کا معروضی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مطالعہ احوال کا طریقہ یا کلینکی طریقہ بچے کی نشوونما میں مستعمل روزنامچہ ہی اضافی وضاحتی طریقہ ہے یہ افراد کے ذہنی یا ہیجانی مطابقت کے مسائل کے حل کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

میدانی، مساحتی طریقہ کو براہ راست مشاہدے کا طریقہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں محقق فیلڈ میں جا کر اپنے سوالات کی روشنی میں مشاہدات ریکارڈ کرتا ہے سروے طریقہ میں محقق لوگوں سے رابطہ کر کے ان کی رائے عامہ، رویوں، تعصبات اور مارکیٹنگ جیسے مسائل کے

بارے میں معلومات اکٹھی کرتا ہے۔اس طریقہ میں محقق اپنی تحقیق میں منتخب نمائندہ گروہ یعنی (Representative Sample) سے تحریری سوالنامہ یا زبانی انٹرویو کے ذریعے معلومات اکٹھی کرتا ہے سوانح عمری کا طریقہ عملی مقاصد اور مشہور ہستیوں کی زندگی کے حالات کا تجزیہ کرنے کے لئے اہم ہے۔لوگوں کی سوانح حیات سے جو معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں وہ ان کی شخصیت کے اوصاف کو سمجھنے اور واضح کرنے کی ایک نفسیاتی کوشش ہے جو بعد میں آنیوالوں کے لئے یا ماہرین نفسیات کے لئے بچے کی نشوونما میں مشاورت ورہنمائی کے لئے سنگ میل کا کام دیتی ہے۔

مشق

معروضی حصہ:

-1 مختصر جواب سے مندرجہ ذیل بیان کو مکمل کیجئے۔

-i تحقیق سے مراد .... ہے۔

-ii تحقیق کا بڑا مقصد .... ہے۔

-iii تحقیق کی اقسام .... ہیں۔

-iv تابع متغیر وہ ہے جو .... ہے۔

-v غیر تابع متغیر وہ ہے جو .... ہے۔

-2 خالی جگہ پُر کیجئے۔

-i قدرتی اور .... کی اقسام ہیں۔

-ii اپنا مشاہدہ .... کہلاتا ہے۔

-iii تجربہ گاہ میں کی گئی تحقیق سے مراد ....

-iv .... سب سے قابل اعتبار ترقی یافتہ اور .... طریقہ ہے۔

-3 کالم الف کے الفاظ کے مطابقتی کالم ب میں تلاش کر کے کالم ج میں مکمل بیان لکھیے۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
قدرتی مشاہدے کا ایک قدیم اور روایتی طریقہ	حقائق کی دوبارہ تلاش کرتا ہے	
کیس ہسٹری یا کیس سٹڈی کو	کے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے	
تحقیق یا ریسرچ کا معنی	باطنی مشاہدہ کہلاتا ہے	
غیر تابع متغیرات وہ عناصر ہیں جن	قابل اعتبار اور سائنسی طریقہ ہے	
تجرباتی طریقہ تحقیق میں سب سے زیادہ	کلینیکل میتھڈ بھی کہا جاتا ہے۔	

4- ہر بیان کے ساتھ دیے گئے جوابات میں سے موزوں ترین جواب پر ✓ کا نشان لگایئے۔

ا- نامیاتی کردار کا بڑا حصہ

i- پوشیدہ ہے اور سمجھنا آسان ہے۔ ii- غیر مرئی اور مرکب و پیچیدہ

iii- بے معنی iv- ان میں سے کوئی نہیں

ب- ایک سائنسدان تحقیق میں کسی نہ کسی قسم کا طریقہ استعمال کرتا ہے۔

i- حقیقت اور معروضیت معلوم کرنے کے لیے ii- مشکلات سے بچنے کے لیے

iii- شرائط کنٹرول کرنے کے لیے iv- ان میں سے کسی میں نہیں۔

ج- محقق محض مشاہدہ کرتا ہے اور حقائق ریکارڈ کرتا ہے۔

i- مشاہدہ باطن ہیں۔ ii- قدرتی مشاہدہ ہیں۔

iii- منضبط مشاہدہ ہیں۔ iv- ان میں سے کوئی نہیں۔

د- تمام تحقیق شروع ہوتی ہے۔

i- مشاہدہ سے ii- بعض سوالات سے

iii- علت اور معلول سے iv- ان میں سے کوئی نہیں۔

ہ- ایک نمونہ کائنات سے اس طرح لیا جاتا ہے کہ

i- ہر شخص کو منتخب کیے جانے کا برابر کا موقع ملے ii- اسے نمائندہ نمونہ بنانے کے لیے

iii- اس کا گروپ احتیاط سے انتخاب کرنے کے لیے iv- ان میں تمام

حصہ انشائیہ

5- آپ کے نزدیک تحقیق (ریسرچ) کیا ہے؟ نفسیات کے مضمون میں اس کی اہمیت بیان کیجیے۔

6- تحقیق (ریسرچ) کی اقسام کونسی ہیں ریسرچ اور مشاہدہ دونوں کے لحاظ سے تقسیم بتایئے۔

7- نفسیات میں استعمال کیے جانے والے تحقیقی اسالیب ضروری تفصیل کے ساتھ بیان کیجیے

8- غیر تابع اور تابع متغیرات کے درمیان نیز کنٹرول گروپ اور تجرباتی گروپ کے درمیان فرق واضح کیجیے۔

9- ہم تحقیق (ریسرچ) کس طرح کرتے ہیں۔ واضح کیجیے تحقیقی عمل میں کونسے مراحل پائے جاتے ہیں؟

کلاس میں مشق کے لیے

1- پوری جماعت کو اپنے استاد کی راہنمائی کے لیے اپنے ادارے میں رائے کی پیمائش کے لیے سروے کرنا چاہیے۔

2- پوری کلاس کو تجرباتی طریقہ اور کیس سٹڈی مختصر تفصیل سے لکھنے کے لیے ہوم ورک دینا چاہیے۔

3- تحقیقی اسالیب پر گروہی بحث کے لیے چالیس منٹ کا ایک پیریڈ کلاس کے لیے مختص کر دینا چاہیے۔